اردو شاعری میں مستعمل سالم بحور

ضیاء الرحمان ریسرچ سکالر شعبہ اردو صوابی یونیورسٹی
ڈاکٹر سبحان اللہ استاد شعبہ اردو

Abstract:

The knowledge of prosody is important in the writing of any poetic work. Prosody mainly deals with the rules that describe the diction and metrical structure of poetry. It was first coined by the Arab linguists then introduced to Persian literature and finally included in Urdu literature as well. The total number of "Salim Bahoor" in Arabic and non-Arabic language is nineteen but the Scholars of Urdu language employed only " Mufrad Saalim Bahoor" in poetry of Urdu language, based on the disposition and nature of Urdu. They further narrowed its use and thus now there are only Six " Mufrad Saalim Bahoor" that are commonly used in Urdu poetry .This article deals with the various technicalities.

کلیدی الفاظ: اردو، عروض، بحر، وزن، ارکان افاعیل

مقالے کا موضوع: اردو شاعری میں مستعمل سالم بحور ہے۔ مقالہ کے پہلے حصہ میں علم عروض سے، متعلق بنیادی بحث کو موضوع بنایا گیا ہے دوسرے حصہ میں مروجہ سالم بحور (مفرد اور مرکب) کو زیر بحث لایا گیا ہے، جبکہ تیسرے حصہ میں اردو شاعری میں مستعمل سالم بحور کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔

طریقہ کار: مقالہ کو ترتیب دیتے وقت یہ طریقہ اپنایا گیا کہ پہلے علم عروض اور اس کے پس منظر کا مطالعہ کیا گیا۔ پھر دور جدید شعراء کے کلام کا مطالعہ کر کے ان کی غزلیات اور نظموں سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

قوت گویائی کے باعث انسان اپنا مافی الضمیر دوسروں تک پہنچاتا ہے، ہمارے منہ سے جو آوازیں نکلتی ہیں اس میں فطری طور پر ایک اتار چڑھاؤ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ بعض آوازیں مختصر جبکہ بعض آوازیں طویل ہوتی ہیں، اس طرح بعض بامعانی ہوتی ہیں جبکہ بعض بے معانی، ان آوازوں کے اتار چڑھاؤ سے علم عروض وجود میں آیا، کیونکہ عروض کی بنیاد ہی ملفوظی حروف پر ہے نہ کہ مکتوبی پر، اس حوالے سے اگر دنیا کی اہم زبانوں کے ادب کا جائزہ لیا جائے تو ہر زبان میں شعر کی پیمائش اور جانچ پرکھ کے لیے کچھ قاعدے اور وضع شدہ اُصول ہیں جو نظام الاوزان یا شعری نظام کہلاتا ہے، جس سے شعر کی موزونیت اور ناموزونیت کا پتا چلتا ہے۔ انگریزی ادب میں اسے (prosody)، ہندی میں پنگل، سنسکرت میں چھند شاستر، جبکہ عربی، فارسی اور اردو میں عروض کہتے ہیں۔

عربی زبان کا لفظ "عروض" لغوی اعتبار سے کچھ عرض کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ ایک علم کی حیثیت سے یہ عربی ادب کی ایجاد ہے، عربی سے فارسی اور پھر فارسی ادب کی وساطت سے یہ علم اردو ادب کا حصہ بنا ہے لیکن یہ قابل ذکر بات ہے کہ ہر زبان اپنے مزاج کے مطابق چلتی ہے۔ اس لیے علم عروض نے جو سفر عربی سے شروع کیا تھا وہاں پر اس کا جو مزاج تھا اردو میں وہ نہیں رہا کیونکہ اردو دان طبقے نے اردو کے مزاج کے مطابق آہنگ وضع کیے اور جو بحریں ان کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی تھیں وہ متروک ہوئیں۔

اس علم کے بانی خلیل بن احمد تھے جس کا عہد ۱۰۰ ہجری سے ۱۷۰ ہجری تک ہے، وہ ماہر طب اور نحو و صرف کے بڑے عالم تھے، علم عروض کی کتابوں میں اس علم کی ایجاد کے متعلق مختلف اقوال موجود ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انتہائی محنت اور مشقت کے بعد خلیل بن احمد بصری نے آوازوں کا اتار چڑھاؤ دیکھ کر کچھ اصول: 'اصول سہ گانہ' اور ارکان 'افاعیل

تفاعیل' وضع کیے اور اس سے ایک شعری نظام الاوزان ' علم عروض' کے نام سے ترتیب دیا۔انھوں نے ان ارکان کی تکرار سے پندرہ بحریں وضع کیں ،جن میں سے چھے مفرد [ایک رکن کی تکرار اور نو مرکب [دو ارکان سے مل کر]بحریں شامل ہیں۔ خلیل کی وضع کردہ بحروں میں طویل، مدید،۔بسیط اور تقارب[متقارب]کے علاوہ سب مسدس الاصل ہیں۔

خلیل نے جن ارکان کی مدد سے یہ بحور وضع کیں وہ تعداد میں دس ہیں اس لیے یہ ارکانِ عشرہ بھی کہلاتے ہیں،جو درج ذیل ہیں۔

فعولن فاعلن)مفاعیلن فاعلاتن (متصل) مستفعلن (متصل)

مس تفع لن (منفصل) فاع لاتن (منفصل متفاعلن مفاعلتن مفعولاتُ

ان رکان کی مدد سے خلیل بن احمد نے جو پندرہ بحریں وضع کیں درج ذیل ہیں۔

مفرد سالم بحریں:۱۔بحر ہزج: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۲۔بحر رجز: مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۳۔بحر رمل: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۴۔بحر متقارب: فعولن فعولن فعولن فعولن

۵۔بحر کامل: متفاعلن متفاعلن متفاعلن

۶۔بحر وافر: مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مرکب سالم بحریں:وہ بحور جو دو ارکان کی تکرار سے مل کر بنی ہیں،درج ذیل ہیں۔

۷۔بحر طویل: فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ۸۔بحر مدید: فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

۹۔بحر بسیط: مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۱۰۔بحر سریع: مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ

۱۱۔بحر منسرح: مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن ۱۲۔بحر خفیف: فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

۱۳۔بحر مضارع: مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن ۱۴۔بحر مقتضب: مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن

۱۵۔بحر مجتث: مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن

اس کے بعد عجمی علماء اور ماہرِ عروض نے جو چار بحریں وضع کیں جو شاعری میں مروج ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۶۔بحر متدارک: فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ۱۷۔بحر قریب: مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

۱۸۔بحر جدید: فاع لاتن فاعلاتن مستفعلن ۱۹۔بحر مشاکل: فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن
ان بحور میں بحر متدارک ' ابوالحسن امام اخفش نے وضع کی، بحر قریب یوسف عروضی نیشاپوری جبکہ بحر جدید بزرج مہر نے وضع کی اور مشاکل کے موجد ابھی زیر تحقیق ہیں البتہ یہاں تک عروض کی کتابوں میں ذکر ہے کہ یہ بحر اہل فارس کی ایجاد کردہ بحروں میں سے ہے ۔

عرب و عجم کے پیشتر شعراءنے ان انیس بحور میں شاعری کی ہے لیکن اردو تک پہنچتے پہنچتے ان میں سے بھی بعض بحریں متروک ہوئیں، تاہم اردودان طبقے نے اردو کے مزاج کے مطابق نئی بحریں اور آہنگ بھی وضع کیے۔
اساتذہ ئے متقدمین کے مطابق عروضی نظام میں سالم بحور کی تعداد انیس ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان بحروں میں کمی بیشی آتی رہی، بعد میں جو بحریں وضع ہوئی ہیں ان کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو عروضی نظام میں وہ بحریں نئی نہیں بلکہ یہ عروضی تجربے ہیں کیونکہ ان میں سے بعض ایسی ہیں کہ وہ ارکانِ اصلیہ کے فروعات ہیں اور ان ہی کی تکرار سے کوئی نئی بحر بنی ہے، یا پھر ارکانِ عشرہ کے ملاپ سے مرکب بحریں وجود میں آئی ہیں۔ اس ضمن میں یہ فیصلہ اساتذئے عروض ہی کر سکتے ہیں کہ ان بحور کو کس حد تک سالم بحر کہنا درست ہو گا، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد لکھتے ہیں۔

> " عربی فارسی، تُرکی اور اردو کے لیے مستعمل نظامِ اوزان [عروض] اپنے دامن میں بہت کشادگی رکھتا ہے ۔بظاہر یہ صرف انیس بحور پر مشتمل نظام ہے تاہم اس ے قواعد وضوابط کے مطابق تخلیق کاروں نے ارکان کی کمی بیشی اور ہم مزاج ارکان کے اشتراک سے کئی مزاحف بحور اور بیسوں نئے اوزان اختراع کیے ہیں اور کر رہے ہیں۔ نئے اوزان کی اختراع

اگرچہ مستحسن عمل ہے تاہم نامانوس اور پیچیدہ اوزان کی اختراع سے تخلیق کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"۔(۱)

علامہ سیماب اکبر آبادی ان مروجہ بحور کے متعلق لکھتے ہیں؛

"کلام منظوم دس لفظوں یا ان کی شاخوں سے تقطیع کیا جاتا ہے، ان دس الفاظ کو ارکان کہتے ہیں اور

شاخوں کو فروعات وہ دس الفاظ یہ ہیں۔ فعولن فاعلن مستفعلن مفاعیلن فاعلاتن متفاعلن مفاعلتن فاع لاتن مس تفع لن۔ انہی دس الفاظ (ارکان) کے ذریعہ انیس بحریں بنتی ہیں، بعض ایک لفظ کے کئی بار کہنے سے اور بعض دو لفظوں کے بار بار کہنے سے"۔ (۲)۔

اساتذئے عروض کی کتابوں میں بحروں سے متعلق مباحث کو مد نظر رکھتے ہوئے مقالے میں ایک اردو شاعری کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا مروجہ سالم بحور میں کون کون سی بحریں اردو شاعری میں مستعمل ہیں۔ مذکورہ بالا بحروں میں بعض بحریں ایسی ہیں جو عربی اور فارسی کے ساتھ خاص ہیں اور اردو دان طبقے نے ان بحور کو نہ سالم استعمال کیا اور نہ ہی زحافات میں شعر گوئی کی ہے، البتہ عروضی تجربات کے طور پر خال خال ان کو استعمال کیا گیا ہے، شعرائے اردو نے بالعموم مفرد بحروں کو سالم استعمال کیا ہے، لیکن مفرد بحور میں بھی بعض ایسی ہیں جو اردو کے مزاج کے مطابق نہ تھیں ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔

خلیل بن احمد سے جو بحریں منسوب ہیں ان میں اکثر مسدس الاصل ہیں لیکن شعرائے اردو نے اردو کے مزاج کے مطابق انہیں مثمن صورت دی ہے۔

کبھی کبھار عروضی تجربے کی بنیاد پر مربع شکل بھی دی گئی لیکن عموماً مثمن ہی یہ بحریں مستعمل ہیں۔

غیر معروف اور غیر مروج بحور کو چھوڑ کر اگر عروضی نظام کی طرف نگاہ کی جائے تو تقریبا انیس بحریں ایسی ہیں جن میں عرب و عجم کے شعراءنے طبع ازمائی کی ہے ۔ان میں سے مرکب بحریں تو اردو میں سالم مستعمل نہیں لیکن ان بحور کے زحاف اوزان میں شعرائے اردو نے زیادہ تر شاعری کی ہے۔

مروجہ سالم بحریں جن ارکان کی ترتیب سے بنی ہیں وہ دو قسم کی ہیں:ا۔ خماسی ارکان ۲۔ سباعی ارکان۔

خماسی ارکان صرف دو ہیں: فعولن اور فاعلن جبکہ سباعی ارکان کی تعداد (بشمول منفصل) آٹھ ہے، پھر ان کی بھی دو قسمیں ہیں اول وہ ارکان ہیں جو اوتاد مجموع،اوتاد مفروق اور اسباب خفیفہ سے بنے ہیں اور دوسری وہ جو وتد مجموع اور فاصلہ صغرای سے بنے ہیں۔اولذکر ارکان مفاعیلن مستفعلن مس تفع لن،فاعلاتن،فاع لاتن اور مفعولاتُ جبکہ اخرالذکر متفاعلن اور مفاعلاتن ہیں۔ ان ارکان کے ملاپ سے یہ تمام بحریں بنی ہیں جن مین سات مفرد اور بارہ مرکب بحریں شامل ہیں۔

مفرد بحریں: وہ بحریں ہیں جو ایک رکن کی تکرار سی بنی ہیں جیسے بحر متدارک: فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ۔اردو شعراءنے باالعموم مفرد بحور کو سالم استعمال کیا ہے، مربع، مسدس اور مثمن لیکن زیادہ استعمال مثمن سالم بحر کا کیا ہے، مروجہ سالم بحروں میں مفرد بحریں یہ ہیں۔

بحر متقارب: فعولن فعولن فعولن فعولن (شعر میں دو بار)/**بحر متدارک:** فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

بحر ہزج: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن / **بحر رجز:** مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

بحر رمل: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن / **بحر کامل:** متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

بحر وافر: مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مرکب بحریں: مروجہ انیس بحور میں مندرجہ بالا سات بحریں مفرد اور بارہ بحریں مرکب ہیں لیکن اردو شاعری میں مرکب بحریں سالم مستعمل نہیں ان میں طویل، مدید، بسیط، خفیف، مجتث، منسرح، مضارع، مقتضب، سریع، جدید، قریب اور مشاکل شامل ہیں۔

مفرد بحور میں جو بحریں اردو شاعری میں مستعمل ہیں ان کا ذیل میں کیا گیا ہے۔

ا: بحرِ متقارب: یہ خماسی رکن سے بنی بحر ہے جو بہت سریلی اور مترنم ہے۔ چھوٹی بحروں میں یہ واحد سالم بحر ہے جس میں تقریباً ہر شاعر نے طبع ازمائی کی ہے،۔اس کا رکن ' فعولن ' ہے ۔اس کا آہنگ اس طرح ہے: فعولن فعولن فعولن فعولن (شعر میں دو بار) پورے مصرعہ میں

بیس حروفِ ناطق شمار ہوتے ہیں اور شعر میں چالیس حروف ملفوظی۔اس کی ریاضی اس طرح ہے،(۲۲۱) وتد د مجموع اور سبب خفیف۔غالب، حالی، اقبال، فیض وغیرہ سے لے کر اب تک یہ بحر شعراء سالم استعمال کر رہے ہیں:

نصیب آزمانے کے دن آرہے

ہیں

قریب ان کے آنے کے دن

آرہے ہیں

مولانا حالی نے تو پوری مسدس بحر متقارب مثمن سالم میں لکھی ہے، اس طرح دیگر شعراء نے بھی یہ بحر نہایت خوش اسلوبی سے استعمال کی ہے، مسدس سے چند اشعار بطور نمونہ:

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر (مسدس حالی)

ان اشعار کی تقطیع اس طرح ہے۔(اختصار کی خاطر صرف ایک شعر کی تقطیع پر اکتفا ہے)

نصیب ا زمانے کے دن آ رہے ہیں

قریب ان کے آنے کے دن آ رہے ہیں
فعولن فعولن فعولن فعولن۔

اس بحر کی مربع اور مسدس سالم صورت میں بھی شعراءنے طبع ازمائی کی ہے لیکن وہ صرف عروضی تجربے کی حد تک ہے اس لیے اس میں صرف نمونے کا کلام ملتا ہے۔

بحرِ متدارک مثمن سالم: خماسی رکن سے بننے والی دوسری بحر ' بحر متدارک ' ہے، یہ خلیل بن احمد کی وضع کردہ بحروں میں سے نہیں بلکہ بعد میں اہل فارس نے جن بحروں کی نشاندہی کی ہے، یہ ان میں شامل ہے۔ اس کے موجد ابوالحسن امام اخفش ہیں۔ خلیل بن احمد

کو اس بحر کا علم ضرور تھا کیونکہ یہ بحر متقارب کی عکس بحر ہے اور پھر اس کا رکن فاعلن بھی دیگر مرکب بحور میں مستعمل ہے لیکن انھوں نے اس بحر کی نشاندہی نہیں کی۔

دائرہ متفقہ سے صرف دو بحریں نکلتی ہیں جو ایک دوسرے کا عکس ہیں یعنی فعولن اور فاعلن ،فعولن میں وتد د مجموع پہلے اور سبب خفیف بعد میں آتا ہے جبکہ فاعلن میں سبب خفیف پہلے اور وتد د مجموع بعد میں ہے۔ اردو شعراءنے اس بحر کو مثمن سالم ہی استعمال کیا ہے اگرچہ اس بحر کے زحاف اوزان میں شعراءنے زیادہ شاعری کی ہیں لیکن سالم بھی یہ بحر مستعمل ہے۔

فیض کے ہاں یہ بحر سالم اور زحاف دونوں صورتوں میں مستعمل ہے، فیض کی ایک غزل اور نظم جو اس بحر میں ہے ملاحظہ ہو:

آپ کی یاد آتی رہی رات بھر
چاندنی دل دکھاتی رہی رات
بھر

آج بازار میں پا بجولا چلو۔ (نسخہ ہائے وفا)

ان اشعار کی تقطیع اس طرح ہے:

آج بازار میں پا بجولا چلو ۔(نسخہ ہائے وفا)

ان اشعار کی تقطیع اس طرح ہے۔

آپ کی یاد آ تی رہی رات بھر

چاندنی دل دکھا تی رہی رات بھر۔

آج با زار میں پا بجو لا چلو

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔

۳۔ بحرِ ہزج مثمن سالم: یہ بہت سریلی اور دلکش بحر ہے، زیادہ تر شعراء کی شاعری میں اس بحر کا سالم استعمال ملتا ہے۔ اس بحر میں نغمگیت زیادہ ہے اس لیے شعراء نے اس بحر کا استعمال زیادہ کیا ہے اور پھر اس بحر میں شاعری کرتے ہوئے خیال کا تسلسل بھی برقرار رہتا ہے۔ اس کا رکن ' مفاعیلن ' ہے جو ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف پر مشتمل ہے جس کی ریاضی اس

طرح ہے۔(۲۲۲۱)۔ غالب، اقبال، قتیل شفائی، فیض، فراز وغیرہ کی پسندیدہ بحروں میں سے ہے، غالب کی تقریباً ۳۶غزلیں اسی بحرِ ہزج مثمن سالم میں ہیں:

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا (غالب)

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں

یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں (اقبال)

پریشاں رات ساری ہے ستاروں تم تو سو جاو

سکوتِ مرگ طاری ہے ستاروں تم تو سو جاو۔ (قتیل شفائی)

اس بحر میں شعراء نے زیادہ کلام موزوں کیا ہے ،اقبال کی معروف نظم تصویرِ درد جو بانگِ درا میں شامل ہے بحرِ ہزج مثمن سالم میں لکھی گئی ہے، درجہ بالا اشعار کی تقطیع اس طرح ہے:

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں

یہ عاشق کونسی بستی کے یارب رہ نوالے ہیں

پریشاں رات ساری ہے ستارو تم تو سو جاو
سکوتِ مرگ طاری ہے ستارو تم تو سو جاو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔

۴:بحر رجز مثمن سالم : یہ مفرد بحر ہے اور سباعی رکن ' مستفعلن' کی تکرار سی بنی ہے۔ اردو شعراءنے زیادہ تر اسے مثمن سالم ہی استعمال کیا ہے۔ بحر ہزج کی طرح اس میں بھی اٹھائیس (۲۸) حروفِ ناطق شمار ہوتے ہیں اور پورے شعر میں ۵۶ حروف۔ ہزج میں پہلے وتد مجموع اور پھر سبب خفیف آتا ہے لیکن اس میں پہلے دو سبب خفیف اور پھر وتد مجموع کو رکھا جاتا ہے، شعری مجموعہ 'تنہا تنہا' میں فراز کی آخری غزل اسی بحر میں ہے جو بہت معروف ہے:

گلیوں میں کیسا شور تھا، کیوں بھیڑ سی مقتل میں تھی

کیا وصف اس شاعر میں تھا، کیا بات اس پاگل میں تھی۔ (تنہا تنہا، احمد فراز)۔

انشاء کی ایک غزل جو اس بحر میں ہے، بھی بہت معروف ہے۔ اس طرح اقبال کی ایک نظم ' مسلمان اور تعلیم جدید' بھی اسی بحر میں ہے:

کل چودھویں کی رات تھی شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے کچھ نے کہا چہرہ ترا (ابن انشاء)۔

مسلم کی یہ تعلیم تھی اے مسلمِ شوریدہ سر
لازم ہے رہرو کے لیے دنیا میں سامانِ سفر (مسلمان اور تعلیم جدید۔ اقبال)

ان اشعار کی تقطیع اس طرح ہے۔

گلیوں میں کے ساشور تھا کیوں بھیڑ سی مقتل میں تھی
کیا وصف اس شاعر میں تھا کیا بات اس پاگل میں تھی
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔

۵۔بحر کامل مثمن سالم: یہ بحر بھی سباعی رکن کی تکرار سے بنی ہے لیکن اس بحر میں متحرک حروف کی تعداد زیادہ اس لیے ہے کہ بحر میں تیزی اور نغمگیت نسبتاً زیادہ ہے۔ یہ موسیقیت کے لیے موزوں بحر ہے ، عرب شعراء کے ہاں اس بحر کا استعمال زیادہ ہے لیکن اردو شعراءنے بھی اس بحر کو مثمن سالم استعمال کیا ہے ۔اس کا رکن ' متفاعلن ' دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ فاصلہ صغریٰ ہے جس میں پہلے تین حروف متحرک ہیں اور دوسرا حصہ وتد مجموع ہے جس میں پہلے دو حروف متحرک ہیں یعنی اس بحر میں متحرک حروف کی تعدا د دوسری بحور کی نسبت زیادہ ہے۔ اردو میں ایسے چار حرفی الفاظ بہت کم ہیں جن کے پہلے تین حروف متحرک اور چوتھا ساکن ہو مثلاً قدما، سفری، علما اور مکسی وغیرہ۔ اقبال اور فیض، ناصر کاظمی کے علاوہ دورِ جدید شعراء کا ہاں بھی اس بحر کا استعمال ملتا ہے ، غزلیاتِ فیض میں یہ بحر سب زیادہ سالم مستعمل ہے، اقبال نے دو اور فیض نے پانچ غزلیں بحرِ کامل مثمن سالم میں لکھی ہیں۔اس کے رکن کی ریاضی اس طرح ہے، (۲۱۲۲)۔

اقبال، فیض اور ناصر کی جو غزلیں اسی بحر میں ہیں ان کے مطلع درج ذیل ہیں:

ا۔ کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں
۲: ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے جاں نثار چلے گئے
تری رہ میں کرتے تھے سر طلب، سرِ رہگزار چلے گئے۔

ان اشعار کی بترتیب تقطیع اس طرح ہے۔

کبھی اے حقی قتِ منتظر نظر آ لبا س مجاز میں
۔ کہ ہزاروسج دے تڑپ رہے ہیں مری جبی نِ نیاز میں
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔

اب تک جن سالم بحروں کا تذکرہ ہوا یہ وہ سالم بحور ہیں جو اردو شعرانے معمول کے مطابق سالم استعمال کی ہیں جبکہ بقیہ وہ مفرد بحریں ' وافر' اور رمل کہاہیں۔ وافر کا استعمال تو اردو شعرا

ءنے بالکل نہیں کیا البتہ ’ رمل ‘ وہ بحر ہے جس کے زحاف اوزان سب سے زیادہ مستعمل ہیں لیکن یہ سالم بحر بہت کم استعمال ہوئی ہے۔ عروضی تجربے کی خاطر شعرائے کرام نے اس کی سالم صورت میں بھی طبع ازمائی کی ہے۔

مروجہ انیس سالم بحور میں سات بحریں مفرد ہیں اور ان سات بحروں میں سے پانچ بحریں ایسی ہیں جن کو اردو شعراءنے سالم استعمال کیا ہے اور اب بھی یہ بحریں سالم استعمال ہو رہی ہیں۔ بحر رمل اور بحر وافر اردو شاعری میں سالم مستعمل نہیں ہیں لیکن ان میں وافر ایسی بحر ہے جو نہ سالم مستعمل ہے اور نہ زحاف اوزان میں شعراءنے اس میں طبع ازمائی کی ہے جبکہ بحر رمل ایسی بحر ہے جو سالم تو مستعمل نہیں لیکن شعراءنے اس کے زحاف اوزان بہت خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیے ہیں، یہاں تک جن سالم مفرد بحور کا ذکر ہوا وہ اساتذئے عروض کے مطابق تسلیم شدہ ہیں جو ارکانِ عشرہ کی تکرار سے وجود میں آئی ہیں لیکن بعض ایسی بحریں بھی ہیں جن میں شعراءکا کلام ملتا ہے لیکن علمائے عروض کے مابین وہ نزاعی ہیں کیونکہ ان کی اخراج

ارکانِ اصلیہ کی فروعات سے ہوا ہے، مذکورہ بالا بحور کے استعمال کے متعلق نجم الغنی رام پوری لکھتے ہیں:

> "بحور مذکورہ بالا سے بحور مجددہ یعنی جدید، قریب اور مشاکل
> اشعارِ فارسی کے ساتھ مختص ہیں، اہلِ عرب ان میں
> شعر نہیں کہتے، اسی طرح طویل، مدید، بسیط و وافر کو
> شعرائے عجم نے استعمال نہیں کیا اس کہ وہ وزن
> نامطبوع اور نامرغوب ہیں، عربی شعروں کے ساتھ
> مخصوص ہیں، متقدیمین فصحائے عجم نے بحر کامل میں
> بھی شعر نہ کہے تھے لیکن حضرت امیر خسرو اور
> مولوی جامی نے اس وزن میں شعر کہنا شروع کیا پھر

یہ بحر بہت شائع ہو گئی اور بحر مقتضب نہایت کم مستعمل ہے سوا
ان کے باقی بحریں عربی، فارسی اور ریختہ میں بالعموم
مستعمل ہے"۔(۳)

مروجہ سالم بحور کے علاوہ بھی چند ایسی بحریں موجود ہیں جو اساتذئے عروض نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وضع کی ہیں لیکن ان میں بعض ایسی ہیں جو نہایت نامرغوب ہیں اس لیے وہ جلد ہی متروک ہوئیں لیکن بعض ایسی ہیں جن میں شعراء نے طبع ازمائی کی ہے ایسی بحور میں ایک بحر ' بحر جمیل مثمن سالم ' ہے اس کا رکن ' مفاعلاتن ' ہے اور مثمن بحر کا آہنگ اس طرح ہے، مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن (شعر میں دوبار)۔

اس بحر کا رکن 'مفاعلاتن ' ہے یہ ارکانِ عشرہ میں شامل نہیں بلکہ فروعات میں سے ہے اور تین طریقوں سے اصل رکن سے اخذ کیا گیا ہے۔

میر تقی میر کے دور سے اس آہنگ میں کلام ملتا ہے، اس طرح اقبال اور فیض کے ہاں بھی یہ بحر مثمن سالم مستعمل ہے، بانگِ درا میں اقبال کی تین غزلیں اور دستِ صبا میں فیض کی ایک غزل اسی میں ہے، اس طرح ناصر کاظمی کی اک غزل جو بہت مشہور ہے اسی بحر میں ہے:

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ۔(ناصر کاظمی)
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن

لیکن عروض کے حوالے اسانذہ متقدمین کی جو کتابیں ہیں ان میں اس بحر کا ذکر سالم بحور میں نہیں ملتا اس طرح وہ ارکانِ عشرہ جن سے مروجہ بحور ترتیب پاتے ہیں، ان میں بھی اس رکن ' مفاعلاتن ' کا ذکر نہیں اس لیے جو معروف مروجہ انیس بحور ہیں جن میں پندرہ بحریں خلیل بن احمد اور چار بحریں جو ان کے بعد وضع ہوئی ان میں بھی اس بحر کا ذکر موجود نہیں، اس طرح دیگر اصحاب علم وفن نے بھی بحر کو اس نام سے موسوم نہیں کیا حالانکہ اس رکن کا تذکرہ عروض کی کتابوں میں موجود ہے لیکن سالم بحر کے حوالے سے نہیں بلکہ زحافات کے

ذیل میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ دراصل اس بحر کا جو رکن ہے یہ مختلف طریقوں سے بنیادی ارکان سے اخذ ہے یعنی یہ بنیادی ارکان کے فروعات میں سے ہے۔

۱: بحر رجز کے رکن ' مستفعلن ' میں نو زحافات ہیں خبن، طے، قطع، خبل، خلع، رفع، حذذ، اذالہ، اور ترفیل، مستفعلعن پر جب خبن واقع ہو جائے تو ' متفعلن رہ جاتا جو عروضی رکن ' مفاعلن ' کے برار ہے، اس طرح جب مفاعلن پر ترفیل واقع ہو جائے تو مفاعلن تن بن جاتا ہے جو عروضی رکن ' مفاعلاتن ' کے برابر ہے، پس اس رکن کی تکرار سے بننے والی بحر ' بحر رجز مخبون مرفل ' ہو گی۔

۲: بحر کامل کا جو رکن ہے ' متفاعلن ' اس کے سات زحافات ہیں، اضمار، وقص، خزل، قطع، حذذ، اذالہ، اور ترفیل۔ رکن ' متفاعلن ' پر جب وقص واقع ہو جاتا ہے تو متفاعلن سے مفاعلن رہ جاتا ہے اور پھر جب اس پر ترفیل واقع ہو جائے تو مفاعلن تن بن جاتا ہے جو عروضی رکن مفاعلاتن کے برابر ہو جاتا ہے، اور اس سے بنی والی بحر، بحر کامل موقوص مرفل ہو گی۔

ان زحافات کا ذکر عروض کی کتابوں میں موجود ہے اور بلخصوص نجم الغنی رام پوری نے تفصلی بحث کی ہے، بحر الفصاحت میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"مفاعلاتن موقوص مرفل ہے وقص کی وجہ سے

متفاعلن مفاعلن ہو گیا اور ترفیل کے باعث سے ایک سبب خفیف اس کے آخر میں بڑھ گیا تو مفاعلن تن ہوا اس کو مفاعلاتن سے بدل لیا۔"(۴)

بحر الفصاحت میں دوسری جگہ اس بحر کے متعلق لکھتے ہیں:

"تیسری بحر مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن دو بار ہے، اس کے رکنِ سالم میں آٹھ حروف ہیں م ف ا ع ل ات ن۔ مگر اس بحر کا کوئی نام نہیں رکھا گیا ہے اور حقیقیت میں یہ وزن رجز مثمن مخبون مرفل یا

کامل موقوص مرفل ہے"۔(۵)

عروض کی کتابوں میں تو اس بحر کا نام زحافات کے ذیل میں آتا ہے تو پھر یہ بحر 'بحر جمیل' کیسے بن گئی۔

یہ کمال 'کمال احمد صدیقی' کا ہے جنھوں نے اس رکن ' مفاعلاتن' کو 'معیار الاشعار' کے حوالہ سے دائرہ طوسیہ سے منسوب کر کے اس سے بننے والی بحر کو بحر جمیل کا نام دیا ہے۔ اپنی کتاب ' عروض سب کے لیے' میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

> " خواجہ نصیر الدین محقق طوسی سے منسوب معیار الاشعار میں ایک رکن ثمانی ' مفاعلاتن' کا ذکر ہے، جسے خواجہ نے اصول قرار دیا تھا۔ دائرہ طوسیہ اور اس سے اس بحر کے علاوہ دو اور بحور کا استخراج کرنے اور جدول زحافات بنانے اور ان کے آہنگوں کی نشاندہی کرنے کی سعادت میرے حصہ میں آئی"۔
> (٦)

اگر اس بحر ' بحر جمیل' کو سالم بحور میں شامل کیا جائے تو پھر اردو شاعری میں مستعمل سالم بحور کی تعداد چھے ہیں، اگر اس بحر ' بحر جمیل' کو کامل موقوص مرفل یا رجز مخبون مرفل مان لیا جائے تو پھر اردو شاعری میں صرف پانچ بحریں بالعموم سالم مستعمل ہیں۔

حوالاجات:

۱) اردو غزل کا تکنیکی، ہیتی اور عروضی سفر ،ناشاد، ارشد محمود، ڈاکٹر، مجلسِ ترقی ادب، لاہور، اگست ۲۰۰۸، ص۴۸

۲) رازِ عروض، سیماب اکبر آبادی، علامہ، مکتبہ پرچم، کراچی، ستمبر ۱۹۵۸، ص ۱۴

۳) بحر لفصاحت، جلد اول، نجم الغنی رام پوری، حکیم، تدوین، کمال احمد صدیقی، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئ دہلی، مارچ ۲۰۰۶، ص ۱۶۲

۴) ایضا، ص۱۹۶

۵) ایضا، ص۱۶۹

۶) عروض سب کے لیے، صدیقی، کمال احمد، سیونتھ سکائی پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۳